عقائد رافضیت کے مطابق ابن ملجم کا حضرت علیؓ کی بیعت کرنا

ارشادِ مفید میں عامر ابن واثلہ سے مروی ہے کہ کوفہ میں حضرت علیؓ نے لوگوں کو بیعت کے لیے جمع کیا جب لوگ بیعت کرنے لگے تو ابن ملجم بھی انہی میں تھا آپ نے ایک مرتبہ ابن ملجم کو واپس کیا وہ دوسری مرتبہ آیا آپ نے دوسری مرتبہ بیعت لیے بغیر واپس کردیا وہ تیسری مرتبہ آیا آپ نے تیسری مرتبہ واپس کر دیا وہ چوتھی مرتبہ پھر آیا آپ نے **بیعت** لی اور بیعت لیتے وقت فرمایا بخدا میری یہ ریش میرے خون سر سے خضاب ہوگی ارشاد ہی میں اصبغ سے مروی ہے کہ جب **ابن ملجم بیعت** کر کے واپس جانے لگا تو حضرت علیؓ نے اسے واپس بلایا اس سے مزید وعدے اور حلف لی کہ **بیعت** شکنی نہیں کرے گا جب وہ تیسری مرتبہ جانے لگا تو آپ نے پھر واپس بلا کر بیعت نہ توڑنے کے سنگین وعدے اور قسمیں لیں

الدّمعۃ السّاکبہ جلد اول صفحہ ۴۶۳ تا ۴۶۴

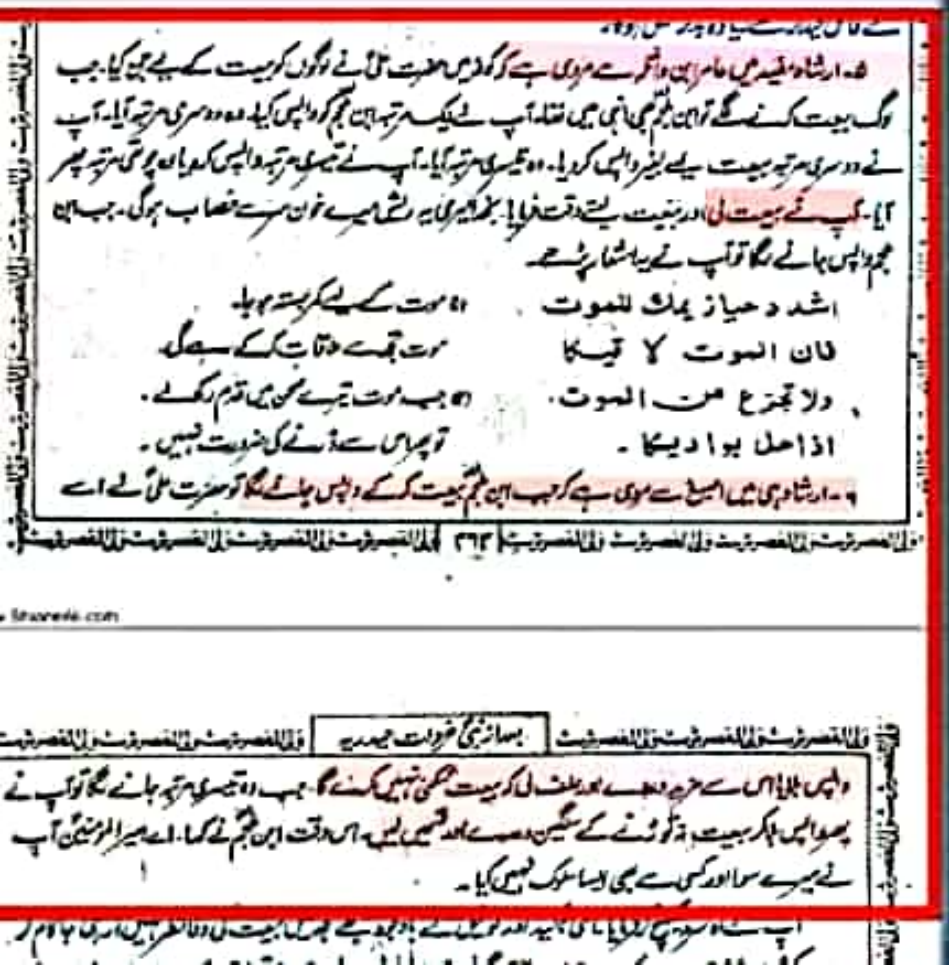

۵۔ ارشادِ مفید میں عامر ابن واثلہ سے مروی ہے کہ کوفہ میں حضرت علیؓ نے لوگوں کو بیعت کے لیے جمع کیا۔ جب لوگ بیعت کرنے لگے تو ابن ملجم بھی انہی میں تھا۔ آپ نے ایک مرتبہ ابن ملجم کو واپس کیا وہ دوسری مرتبہ آیا۔ آپ نے دوسری مرتبہ بیعت لیے بغیر واپس کردیا۔ وہ تیسری مرتبہ آیا۔ آپ نے تیسری مرتبہ واپس کردیا وہ چوتھی مرتبہ پھر آیا۔ آپ نے بیعت لی اور بیعت لیتے وقت فرمایا۔ بخدا میری یہ ریش میرے خون سر سے خضاب ہوگی۔ جب ابن ملجم واپس جانے لگا تو آپ نے یہ اشعار پڑھے۔

اشدد حیازیمک للموت	(۱) موت کے لیے کمربستہ ہو جا۔
فان الموت لاقیکا	موت تجھ سے ملاقات کر کے رہے گی۔
ولا تجزع من الموت	(۲) جب موت تیرے صحن میں قدم رکھ لے۔
اذا حل بوادیکا۔	تو پھر اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

۶۔ ارشاد ہی میں اصبغ سے مروی ہے کہ جب ابن ملجم بیعت کر کے واپس جانے لگا تو حضرت علیؓ نے اسے

ولی العصر ٹرسٹ ۴۶۳ ولی العصر ٹرسٹ

بعد از نبی خروات حیدریہ

واپس بلایا اس سے مزید وعدے اور حلف لی کہ بیعت شکنی نہیں کرے گا۔ جب وہ تیسری مرتبہ جانے لگا تو آپ نے پھر واپس بلا کر بیعت نہ توڑنے کے سنگین وعدے اور قسمیں لیں۔ اس وقت ابن ملجم نے کہا۔ اے امیر المومنینؓ آپ نے میرے سوا اور کسی سے بھی ایسا سلوک نہیں کیا۔

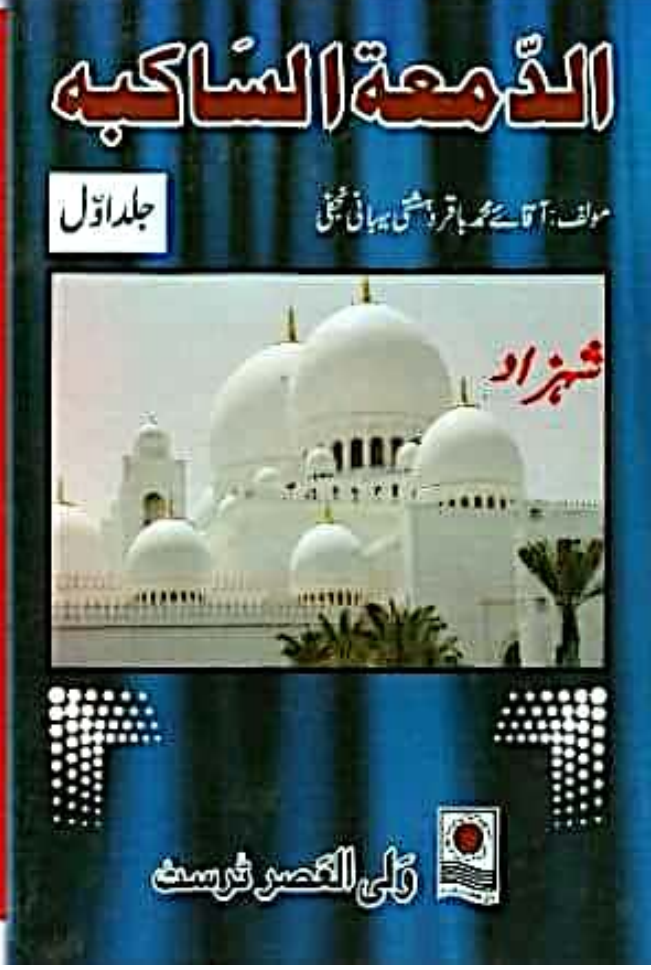

مولا علی علیہ السلام کہ قاتل ابن ملجم رافضی کہ کچھ احوال

شیعہ کتاب الارشاد میں شیعہ محدث شیخ مفید لکھتا ھے کہ ابن ملجم نے مولا علیؓ کی بیعت کی تھی اور مولا علیؓ نے ابن ملجم سے اس بیعت کو نبھانے کا عھد بھی لیا تھا اور جب اس نے مولا علیؓ سے ایک سواری کا مطالبہ کیا تو مولا علیؓ نے ابن ملجم کو ایک اشقر نامی گھوڑا تحفہ میں دیا

ترجمہ: اپنی کمر موت کے لیے مضبوطی سے باندھ لے کیونکہ موت تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے۔
اور جب موت تیری وادی (زندگی) میں اترے تو اس سے نہ گھبرانا۔
جس طرح زمانے نے تجھے ہنسایا ہے اس طرح وہ تجھے رلوائے گا۔

✔ ۲۔ روایت کی ہے حسن بن جہوب نے ابو حمزہ ثمالی سے اس نے ابو اسحاق سبیعی سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے وہ کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم آیا اور اس نے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ آپ کی بیعت کی پھر وہ واپس مڑا تو امیر المومنینؑ نے اس کو بلایا اور اس سے عہد و میثاق لیا اور اسے تاکید کی کہ وہ دھوکہ نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو اس نے یہ عہد کیا پھر وہ پشت پھیر کر جانے لگا تو آپ نے دوبارہ بلایا اور اس سے تاکید کے ساتھ وعدہ لیا کہ وہ دھوکا نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا اس نے وعدہ کیا پھر وہ پلٹا تو آپ نے تیسری دفعہ اس کو بلایا اور اس سے پختہ عہد و پیمان لیا کہ وہ نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو ابن ملجم نے کہا خدا کی قسم اے امیر المومنینؑ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہو تو امیر المومنینؑ نے فرمایا۔

اما انه سیاتد و بوبا قتلی فدونک من خلیلک من مرادہ

میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی جلد یا سمجھ قدر کرنے والا اپنے قبیلہ مراد سے۔
چالباز ابن ملجم: جو کچھ تو نے کہا ہے خدا کی قسم اسے پورا نہیں کرے گا۔

✔ ۳۔ جعفر بن سلیمان ضبعی نے سہل بن زیاد سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم لعین سواری مانگنے کے لیے آیا اور کہنے لگا امیر المومنین مجھے سواری دیجیے تو آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا تو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی ہے؟ اس نے کہا ہاں پھر آپ نے فرمایا تو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ اے غلام اس کو اشقر (سرخ و زرد رنگ) گھوڑے پر سوار کرو۔ تو وہ اشقر رنگ کا گھوڑا لے آیا ابن ملجم اس پر سوار ہوا تو امیر المومنینؑ نے فرمایا میں اس پر بخشش کرنا چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کوئی معمولی سا فائدہ پیش کرنے والا قبیلہ مراد سے آیا۔

راوی کہتا ہے کہ جب اس سے بھاگو کچھ ہوا اور اس نے امیر المومنین پر تلوار کی ضرب لگائی تو اس کو پکڑ لیا گیا جب کہ وہ مسجد سے نکل چکا تھا۔ اسے امیر المومنینؑ کے پاس لائے تو آپ نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم میں نے تجھ پر احسان کیے جو میں کر سکتا تھا حالانکہ میں جانتا تھا کہ تو میرا قاتل ہے لیکن میں تیرے ساتھ وہ سلوک اس لیے کرتا تھا تاکہ میں اللہ کو تیرے خلاف اپنا مسئلہ دعوگار بنا دوں۔

۴۔ اور ان خبروں میں سے جو آپ نے اپنے اہل خانہ اور اصحاب کو اپنی شہادت کے متعلق پہلے سے بیان فرمائیں ایک وہ ہے جسے ابو زید ابو لولو نے اجلح سے روایت کی ہے اور اس نے جبیلہ کندی کے بزرگوں سے نقل کیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے ان بزرگوں سے بیس سے زیادہ مرتبہ سنا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے منبر پر علی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا اس امت کے بدترین کو اس کے اوپر سے خضاب کرنے سے کیا چیز مانع ہے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی ریش مبارک پر رکھتے تھے۔

تذکرۃ الاطہارؑ

مؤلف
سہیل سکیہ
جمیا باللیلے آباد یوپی انڈیا

حضرت آیت اللہ علامہ شیخ مفید علیہ الرحمہ

ترجمہ
علامہ جعفر حسین مخفی علیہ الرحمہ

ناشر
امامیہ پبلی کیشنز

ساری رافضیت ہی شگوفوں سے بھری پڑی ہے ملتِ رافضہ کا حضرت علی کی وفات کے بارے میں ایک نیا شگوفہ

بدبودار رافضی ملاں محمد حسین آل کاشف الفطا آپنی کتاب اصل الشیعہ واصولھا میں لکھتا ہے کہ

آگر ابنِ ملجم کی تلوار نا ہوتی تو حضرت علی بن ابی طالب تاقیامت دنیا میں زندہ رہتے ۔۔۔!!!

کتاب الرافضۃ اصل الشیعہ واصولھا محمد حسن آل کاشف الصفحہ ۱۵۱

الأعصار من تناهت بهم الأعمار إلى المئة والعشرين وما قاربها أو زاد عليها ، على أن الحق في نظر الاعتبار أن من يقدر على حفظ المهاة يوماً واحداً يقدر على حفظها آلافاً من السنين ، ولم يبق إلا أنه خارق العادة . وهل خارق العادة والشذوذ عن نواميس الطبيعة في شؤون الأنبياء والأولياء بشيء عجيب أو أمر نادر ؟

راجع مجلدات المقتطف السابقة تجد فيها المقالات الكثيرة والبراهين الجلية لأكابر فلاسفة الغرب في إثبات إمكانية الخلود في الدنيا للإنسان .

وقال بعض كبار علماء أوروبا : لولا سيف ابن ملجم[1] لكان علي بن ابي طالب من الخالدين في الدنيا لأنه قد جمع جميع صفات الكمال والاعتدال ، وعندنا هنا تحقيق بحث واسع لا مجال لبيانه .

وقال بعض كبار علماء أوروبا : لولا سيف ابن ملجم[1] لكان علي بن ابي طالب من الخالدين في الدنيا لأنه قد جمع جميع صفات الكمال والاعتدال ، وعندنا هنا تحقيق بحث واسع لا مجال لبيانه .

اشباه لم يطلع عليها ملكا مقربا ولا نبيا مرسلا كعلم الساعة وأخواته ﴿ إن الله

= و الاعتقادات ـ ط ، ومعاني الأخبار ـ خ ، وإكمال الدين وإتمام النعمة ـ ط ، بتفاوت منه ، و من لا يحضره الفقيه ـ ط ،

(١) هو عبد الرحمن بن ملجم المرادي التذوفي الحميري لعنه الله . كان من شيعة علي وشهد معه صفين ثم خرج عليه فالتقى مع « البرك » و « عمر بن بكر » على قتل علي ومعاوية وعمرو بن العاص . وتعهد ابن ملجم بقتل علي فقصد الكوفة واستعان برجل يدعى شبيباً فكمن لعلي خلف باب المسجد فلما رآه ابن ملجم على رأسه ضربة مات من أثرها ، وقتله الحسن بعد ذلك بثلاثة أيام وقيل أحرق بعد قتله .

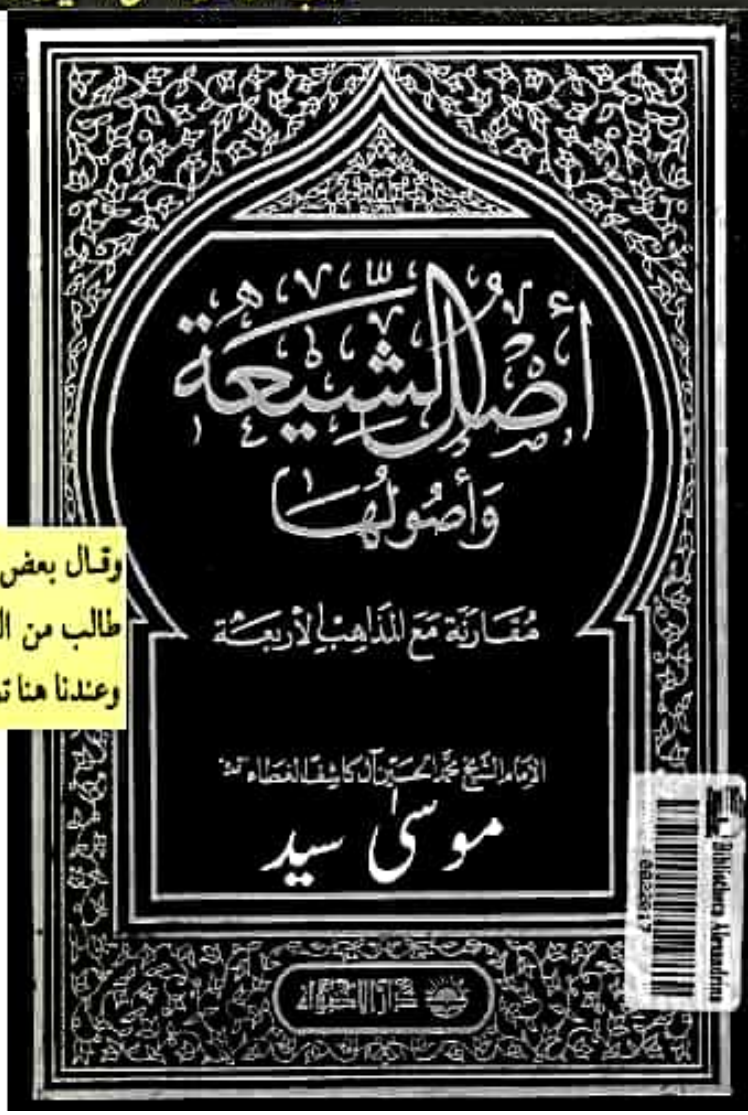

شیعہ مورخ علامہ نوبختی اس حقیقت سے پردہ اٹھاتا ھے

عبدالرحمن ابن ملجم حضرت علیؑ کے شیعہ میں سے تھا اور جنگ صفین میں اپ کے ساتھ تھا ابن ملجم نے اپنے دو ساتھیوں البرک اور عمرو بن بکر کہ ساتھ مل کر ایک ھی رات میں علیؑ معاویہؓ اور عمرو بن العاصؓ کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا...

(حوالہ شیعہ کتاب فرق الشیعہ مصنف علامہ نوبختی صفحہ نمبر ۹۱)

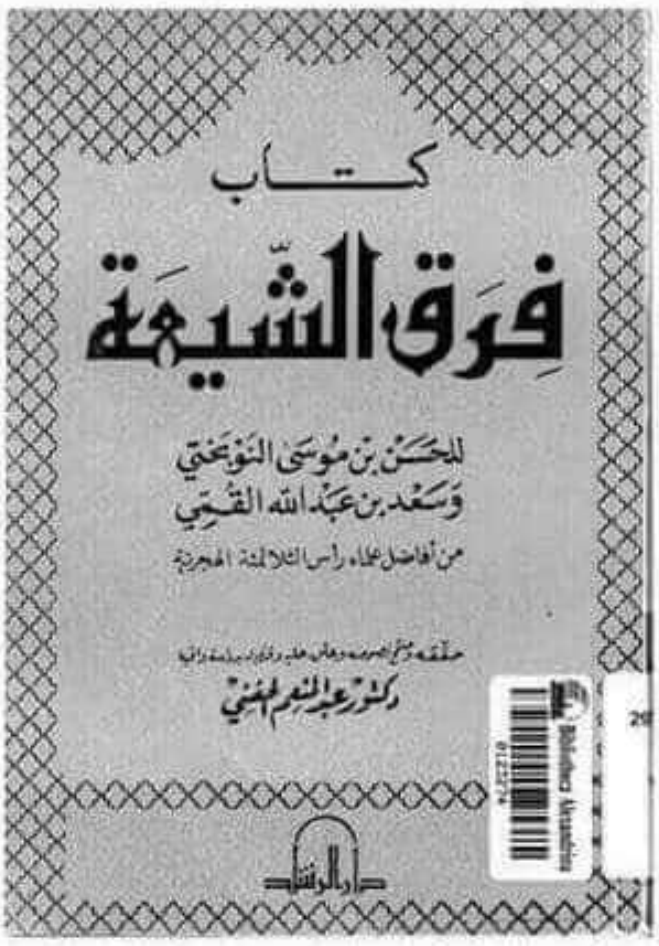

١١- ثم خرجت **فرقة** ممن [كانوا] مع **علي** عليه السلام، وخالفته بعد تحكيم الحكمين بينه وبين **معاوية** وأهل الشام، وقالوا: لا حكم إلا لله. وكفّروا علياً عليه السلام وتبرءوا منه، وأمّروا عليهم **ذا الثدية**[1]، وهم «**المارقون**»[2]، فخرج عليّ عليه السلام فحاربهم بالنهروان فقتلهم، وقتل ذا الثدية، فسمّوا «**الحرورية**»[3] لوقعة حروراء، وسمّوا جميعا «**الخوارج**»[4]، ومنهم افترقت الخوارج كلها.

١٢- فلما قتل عليّ عليه السلام [بسيف ابن ملجم المرادي[5] من منهزمي الخوارج]، التقت الفرقة التي كانت معه والفرقة التي كانت مع طلحة والزبير وعائشة، فصاروا **فرقة** واحدة مع **معاوية بن أبي سفيان**، إلا القليل منهم من شيعته ومن قال بإمامته بعد النبي صلى الله عليه وآله، وهم السواد الأعظم وأهل الحشو وأتباع الملوك وأعوان كل من غلب - أعني الذين التقوا مع معاوية - فسموا جميعا «**المرجئة**»[6]: لأنهم تولّوا المختلفين جميعا، وزعموا أن أهل القبلة كلهم مؤمنون بإقرارهم الظاهر بالإيمان، ورجوا لهم جميعا المغفرة، وافترقت «**المرجئة**» بعد ذلك فصارت إلى أربع فرق:

١٣- فرقة منهم غلوا في القول، وهم «**الجهمية**»[7]: **أصحاب جهم بن صفوان**، وهم **مرجئة أهل خراسان**؛

٣- الحرورية اسمٌ للخوارج نسبة إلى حَرُوراء، وهي قرية أو كورة بظاهر الكوفة. (الحلي)

٤- الخوارج جمع خارج وهو الذي خلع طاعة الإمام الحق.

٥- عبد الرحمن بن ملجم المرادي كان من القراء وأهل الفقه ومن شيعة عليّ وشهد معه صفين، ثم اتفق مع «البرك» و«عمرو بن بكر» على قتل عليّ ومعاوية وعمرو بن العاص في ليلة واحدة (١٧ رمضان)، وتعهد البرك بقتل معاوية، وتعهد ابن بكر بقتل ابن العاص، وتعهد ابن ملجم بقتل عليّ، ونفذ الأخير تعهده، وكمن لعليّ خلف الباب وضربه، وأما ابن ملجم فقد عمد أصحاب عليّ إلى قطع يديه ورجليه، وأجهزوا عليه ثم أحرقوه. (الحلي)

٦- المرجئة سموا كذلك لأنهم أخروا العمل عن الإيمان، والإرجاء بمعنى التأخير. وروى عن النبي (ص): أمتي المرجئة على لسان سبعين نبيا. (الحلي)

حضرت علیؓ کے قاتل ابن ملجم رافضی کا کچھ احوال

کتابِ رافضہ تزکریۃ الاطہار میں روایت ہے کہ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تھی اور حضرت علی نے ابن ملجم سے بیعت نبھانے کا عہد بھی لیا اور جب ابن ملجم نے حضرت علی سے سواری کا مطالبہ کیا تو حضرت علی نے ابن ملجم کو اشقر نامی گھوڑا بطور تحفہ دیا تھا

۴۰

ترجمہ: اپنی کمر موت کے لیے مضبوطی سے باندھ لے کیونکہ موت تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے۔
اور جب موت تیری وادی زندگی میں اترے تو اس سے نہ گھبرانا۔
جس طرح تم ہنستے تھے ہنسایا ہے اس طرح وہ تجھے رلائے گا۔

۲۔ روایت کی ہے حسن بن محمد بن ابو عنزہ شمالی سے اس نے ابو اسحاق یعنی سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے وہ کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم آیا اور اس نے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ آپ کی بیعت کی پھر وہ واپس مڑا تو امیر المومنینؑ نے اس کو بلایا اور اس سے عہد و میثاق لیا اور اسے تاکید کی کہ وہ دھوکہ نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو اس نے یہ عہد کیا پھر وہ پشت پھیر کر چلا گیا آپ نے دوبارہ بلایا اور اس سے تاکید کے ساتھ وعدہ لیا کہ وہ دھوکہ نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا اس نے وعدہ کیا پھر وہ چلا گیا آپ نے تیسری دفعہ اس کو بلایا اور اس سے پختہ عہد و پیمان لیا کہ وہ نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو ابن ملجم نے کہا خدا کی قسم اے امیر المومنینؑ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہو تو امیر المومنینؑ نے فرمایا۔

۳۔ انما نفسہ یاتہ و برید قتلی عذیرک من خلیلک من مراد
میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی چرب الساعد کرنے والا اپنے حیلہ مراد سے۔
چاہئے ہم۔ جو کچھ تو نے کہا ہے خدا کی قسم اسے پورا نہیں کرے گا۔

۳۔ ہارون سلیمان شیبی نے سلیمان بن یزید سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم سواری مانگنے کے لیے آیا اور کہنے لگا امیر المومنین مجھے سواری دیجیے تو آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا تو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی ہے؟ اس نے کہا ہاں میں ہوں پھر آپ نے فرمایا تو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ اے قنبر ان کو اشقر یعنی سرخ و زرد رنگ کا گھوڑا پیش کرو۔ تو وہ اشقر رنگ کا گھوڑا لے آیا ابن ملجم اس پر سوار ہوا تو امیر المومنینؑ نے فرمایا میں اس پر کوشش کرتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی معمولی سا فتنہ پیش کرنے والا حیلہ مراد سے آئے۔
راوی کہتا ہے کہ جب اس سے جدا ہو کر چلا گیا تو امیر المومنینؑ پر تلوار کی ضرب لگائی تو اس کو گرا دیا گیا جب کہ وہ مسجد سے نکل چکا تھا۔ اسے امیر المومنینؑ کے پاس لائے تو آپ نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم میں نے تجھ پر احسان کیے جن کو کر سکتا تھا حالانکہ میں جانتا تھا کہ تو میرا قاتل ہے لیکن میں تیرے ساتھ وہ سلوک اس لیے کرتا تھا تاکہ میں اللہ کو تیرے خلاف اپنا مضبوط و مگا بنا لوں
۴۔ اور ان خبروں میں سے جو آپ نے اپنے اہل خانہ اور اصحاب کو اپنی شہادت کے متعلق پہلے سے بیان فرمائیں ایک وہ ہے جسے الجذیدا حول نے اعلیٰ سے روایت کیا ہے اور اس نے تبیلہ کندہ کے چند لوگوں سے نقل کیا ہے اس نے کہا کہ ہم نے ان لوگوں سے بیس سے زیادہ مرتبہ سنا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے منبر پر علی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا اس امت کے بدترین کو اس کے اوپر سے عقاب کرنے سے کیا چیز مانع ہے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی ریش مبارک پر رکھتے تھے۔

مولا علی علیہ السلام کہ قاتل ابن ملجم رافضی کہ کچھ احوال

شیعہ کتاب الارشاد میں شیعہ محدث شیخ مفید لکھتا ھے کہ ابن ملجم نے مولا علیؓ کی بیعت کی تھی اور مولا علیؓ نے ابن ملجم سے اس بیعت کو نبھانے کا عھد بھی لیا تھا اور جب اس نے مولا علیؓ سے ایک سواری کا مطالبہ کیا تو مولا علیؓ نے ابن ملجم کو ایک اشقر نامی گھوڑا تحفہ میں دیا

ترجمہ: اپنی کمر موت کے لیے مضبوطی سے باندھ لے کیونکہ موت تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے۔
اور جب موت تیری وادی (زندگی) میں اترے تو اس سے نہ گھبرانا۔
جس طرح زمانہ نے تجھے ہنسایا ہے اس طرح وہ تجھے رلائے گا۔

۲۔ روایت کی ہے حسن بن محبوب نے ابو حمزہ ثمالی سے اس نے ابو اسحاق سبیعی سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے وہ کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم آیا اور اس نے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ آپؑ کی بیعت کی پھر وہ واپس مڑا تو امیر المومنینؑ نے اس کو بلایا اور اس سے عہد و میثاق لیا اور اسے تاکید کی کہ وہ دھوکہ نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو اس نے یہ عہد کیا پھر وہ پشت پھیر کر چلا تو آپ نے دوبارہ بلایا اور اس سے تاکید کے ساتھ وعدہ لیا کہ وہ دھوکا نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا اس نے وعدہ کیا پھر وہ پلٹا تو آپ نے تیسری دفعہ اس کو بلایا اور اس سے پختہ عہد و پیمان لیا کہ وہ نہیں بدلے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو ابن ملجم نے کہا خدا کی قسم اے امیر المومنینؑ میں نے نہیں دیکھا کہ آپؑ نے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہو تو امیر المومنینؑ نے فرمایا۔

اريد حياته ويريد قتلي عذيرك من خليلك من مرادي

میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی چھوٹا سا عذر کرنے والا اپنے قبیلہ مراد سے لے۔
جا اے ابن ملجم جو کچھ تو نے کہا ہے خدا کی قسم اسے پورا نہیں کرے گا۔

۳۔ جعفر بن سلیمان ضبعی نے معلی بن زیاد سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم لعین سواری مانگنے کے لیے آیا اور کہنے لگا امیر المومنین مجھے سواری دیجیے تو آپؑ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا تو عبد الرحمٰن ابن ملجم مرادی ہے! اس نے کہا جی ہاں پھر آپؑ نے فرمایا تو عبد الرحمٰن ابن ملجم مرادی ہے! اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا۔ اے غزوان اس کو اشقر (سرخ و زرد رنگ) گھوڑے پر سوار کرو۔ تو وہ اشقر رنگ کا گھوڑا لے آیا ابن ملجم اس پر سوار ہوا تو امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ میں اس پر بخشش کرنا چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی معمولی سا عذر پیش کرنے والا قبیلہ مراد سے لے آ۔

راوی کہتا ہے کہ جب اس سے ہوا جو کچھ ہوا اور اس نے امیر المومنین پر تلوار کی ضرب لگائی تو اس کو پکڑ لیا گیا جب کہ وہ مسجد سے نکل چکا تھا۔ اسے امیر المومنینؑ کے پاس لائے تو آپؑ نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم میں نے تجھ پر احسان کیے جو میں کر سکتا تھا حالانکہ میں جانتا تھا کہ تو میرا قاتل ہے لیکن میں تیرے ساتھ وہ سلوک اس لیے کرتا تھا تاکہ میں اللہ کو تیرے خلاف اپنا معین و مددگار بناؤں۔

۴۔ اور ان خبروں میں سے جو آپ نے اپنے اہل خانہ اور اصحاب کو اپنی شہادت کے متعلق پہلے سے بیان فرمائیں ایک وہ ہے جسے ابو زید احول نے اجلح سے روایت کی ہے اور اس نے قبیلہ کندہ کے بزرگوں سے نقل کیا ہے اس نے کہا کہ میں نے ان بزرگوں سے بیس سے زیادہ مرتبہ سنا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے منبر پر علی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا اس امت کے بدترین کو اس کے اوپر سے غضب کرنے سے کیا چیز مانع ہے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی ریش مبارک پر رکھتے تھے۔

تذکرۃ الاطہارؑ

مؤلف

سبیل سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد یونٹ نمبر ۸

حضرت آیت اللہ علامہ شیخ مفید علیہ الرحمہ

ترجمہ

علامہ صفدر حسین نجفی علیہ الرحمہ

ناشر

امامیہ پبلی کیشنز